تانزیم-ای-صوفیه

بنام۔

بیبی هیلیمن اور دیگران

3 ستمبر 2002

آر سی لاہوٹی اور برجیش کمار، جسٹسز۔

ضابطہ دیوانی 1908 – آرڈر XXI قواعد 97، 99 اور 101 – تیسرے فریق کی جانب سے متنازعہ جائیداد پر قبضے کا اعتراض – بے دخلی کے حکم کا نفاذ – عمل درآمدی کی درخواست – تیسرے فریق نے ایک ملکیتی دعویٰ دائر کیا جس میں یہ استدعا کی گئی کہ اس پر جاری شدہ ڈگری لاگو نہیں ہوتی، نیز آرڈر XXI قاعدہ 97 کے تحت درخواست میں سنے جانے کے لیے احتیاطی درخواست بھی دائر کیا – ڈگری دار نے قبضہ حوالے کرنے کے لیے تحریری حکم (تحریری حکم برائے قبضہ) کے اجراء کی درخواست دائر کی – تیسرے فریق نے مؤقف اختیار کیا کہ اسے درخواست میں سنا جائے اور اسے آرڈر XXI قاعدہ 97 کے تحت درخواست کے طور پر تصور کیا جائے، تاہم عمل درآمدی عدالت نے یہ استدعا مسترد کر دی – عدالت عالیہ نے بھی تیسرے فریق کی جانب سے اسی نوعیت کے دعویٰ کے زیر التواء ہونے کی بنیاد پر انکار کر دیا – اپیل پر عدالت نے قرار دیا کہ تیسرے فریق کو اس درخواست میں سنا جانا چاہیے کیونکہ یہ دراصل آرڈر XXI قاعدہ 97 کے تحت دائر کردہ درخواست ہی تھی – جائیداد میں کسی کے حق، عنوان یا مفاد سے متعلق سوالات آرڈر XXI قاعدہ 97 کے تحت دائر کردہ درخواست میں ہی نمٹائے جائیں گے، اور ان کے لیے الگ سے دعویٰ دائر کرنا ضروری نہیں۔

جواب دہندہ نے مدعا علیہان کی بے دخلی کے لیے حقِ دعویٰ دائر کیا جس کا حکم دیا گیا۔ اس نے قبضہ حاصل کرنے کے لیے عمل درآمدی کی درخواست دائر کی۔ محکوم علیہ نمبر 7 نے احاطہ خالی نہیں کیا اور نذیر کو بتایا کہ احاطہ اپیل گزار کے ایک صوفی آشرم کا ہے۔ اپیل کنندہ (اعتراض کنندہ) نے سی پی سی کی دفعہ 15 کے تحت درخواست دائر کی جو ٹرائل کورٹ کے ذریعے درج کی گئی تھی۔ نظر ثانی میں عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ-اعتراض کنندہ (ایک تیسرے فریق) کی درخواست قبل از وقت تھی کیونکہ حامل حکم-جواب دہندگان نے آرڈر 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت درخواست دائر نہیں کی تھی۔

اپیل گزاروں نے ایک ہی جائیداد کے حوالے سے علیحدہ حقِ دعویٰ دائر کرنے کے علاوہ، ڈگری دار کی طرف سے دائر کردہ آرڈر 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت درخواست میں سماعت کے لیے، مذکورہ بالا عمل درآمدی کے معاملے میں ایک تحفظ کی

درخواست دائر کیا۔

ڈگری دار- جواب دہندگان نے قبضہ کی فراہمی کی رٹ جاری کرنے کے لیے درخواست دائر کی۔ اپیل کنندہ نے عمل درآمد کرنے والی عدالت سے استدعا کی کہ وہ استدعا کو آرڈر 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت استدعا کے طور پر مانے۔ عمل درآمدی والی عدالت نے اپیل کنندہ کی استدعا کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اپیل کنندہ کو اعتراض اٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے اور اس کے لیے واحد حل آرڈر 21 قاعدہ 99 سی پی سی کے تحت دستیاب تھا۔ نظر ثانی میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ چونکہ اپیل کنندہ نے پہلے ہی اس اعلان کے لیے حقِ دعویٰ دائر کر دیا تھا کہ جواب دہندہ- ڈگری دار کی طرف سے دائر کیا گیا مقدمہ اس پر پابند نہیں تھا، اس لیے وہ اسی راحت کے لیے آرڈر 21 قاعدہ 97 کی دفعات کی استدعا نہیں کر سکتا۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ قبضہ کی فراہمی کی رٹ جاری کرنے کے لیے ڈگری دار کی درخواست کو آرڈر 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت درخواست کے طور پر مانا جانا چاہیے، اور اس صورت میں اپیل کنندہ قبضے میں موجود تیسرے فریق کے طور پر اعتراض دائر کرنے کا حقدار ہوگا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1. قبضہ کی ترسیل کی رٹ جاری کرنے کی درخواست دراصل آرڈر 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت ایک درخواست ہے۔ اگرچہ اس کا خاص طور پر اشارہ نہیں کیا گیا ہے، لیکن درخواست پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ کے ذریعے اور اس کے کہنے پر قبضے کی فراہمی میں مزاحمت/ رکاوٹ کا واضح طور پر اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اپیلنٹ سوسائٹی کا دفتر زیر بحث احاطے کے ایک حصے میں چلایا جا رہا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک شخص کو عدالتی مقروض نے سوسائٹی کے سیکرٹری کے طور پر مقرر کیا ہے۔ مسلح پولیس اور خاتون کانسٹیبل وغیرہ کی مدد سے تمام رکاوٹوں کو دور کر کے قبضہ کی فراہمی کے لیے استدعا کی گئی ہے۔ اس طرح کی استدعا کا تصور آرڈر 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت کیا گیا ہے اور یہ پوزیشن ہونے کے ناطے، یہ ڈگری دار کی طرف سے دائر استدعا پر کوئی حکم منظور کرنے سے پہلے اپیل گزار کو سننے کا حق دیتی ہے۔ اپیل کنندہ نے عدالت کو عذرات پیش کرنے کے اپنے ارادے سے آگاہ کرنے کے لیے اضافی احتیاط برتی اور سماعت کی درخواست کی۔ ایک بار جب ڈگری دار کی طرف سے درخواست پیش کی گئی تو اپیل کنندہ کو سماعت سے انکار کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ (13-جی-ایچ؛ 14-اے-سی)

2. فوری معاملے میں، اپیل کنندہ جائیداد پر اپنے آزاد حق کا دعوی کر رہا ہے اور اس پر اپنی ملکیت کا دعوی کرتا ہے۔ آرڈر 21 قاعدہ 101 واضح طور پر فراہم کرتا ہے کہ درخواست کے عدالتی فیصلہ سے متعلق جائیداد میں حق، حق یا مفاد سے متعلق تمام سوالات، درخواست کے اندر نمٹائے جائیں گے نہ کہ کسی علیحدہ مقدمے کے ذریعے۔ لہذا عدالت عالیہ نے اپیل گزار کو سننے سے انکار کرتے ہوئے اس بنیاد پر غلطی کی کہ اس نے پہلے ہی اپنے حق کے اعلان اور اس اعلان کے لیے مقدمہ دائر کر دیا ہے کہ ڈگری دار- جواب دہندہ گان کی طرف سے دائر حقِ دعویٰ میں منظور شدہ حکم اس پر پابند نہیں ہے۔ عمل درآمدی والی عدالت کی طرف سے اپیل کنندہ کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے یہ استدلال بھی غلط ہے کہ اپیل کنندہ کا حل صرف آرڈر 21 قاعدہ 99 سی پی سی کے تحت درخواست منتقل کر کے ہوگا۔ (14-جی، ایچ؛ 15-اے)

برہم دیو چودھری بنام رشی کیش پرساد جیسوال اور انز، (1997) 3 ایس سی سی 694، پر انحصار کیا۔
شری ناتھ اور دیگر بنام راجیش اور او آر ایس۔، (1998) 4 ایس سی سی 543، حوالہ دیا گیا۔
3. عمل درآمدی والی عدالت قبضہ کی ترسیل کی رٹ کے اجرا کے لیے درخواست کو نمٹائے گی، جسے ڈگری دار- جواب دہندگان نے اپیل گزار کو سماعت کا موقع دینے کے بعد نئے سرے سے پیش کیا ہے۔
دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 5457۔
جھارکھنڈ عدالت عالیہ سی۔آر۔ نمبر 342/2001 کے فیصلے اور حکم سے جس کی تاریخ 30.8.01 ہے۔
اپیل گزاروں کی طرف سے ایس بی سنیل اور مسز سمیتا مکھرجی۔
جواب دہندہ کی طرف سے فیروز احمد، آر ایس شرما، ایس کے اپادھیائے اور رنجن دویدی۔
عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا
برجیش کمار، جسٹس: اجازت دی گئی۔
فریقین کے لیے سیکھے ہوئے مشورے سنے۔
28.9.2001 پر نوٹس جاری کرتے ہوئے، اس عدالت نے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا:
"نوٹس جاری کرنا اس سوال تک محدود ہے کہ درخواست گزار کو آرڈر XXI قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت درخواست کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے یا دیوانی کے ساتھ دو میں سے کم از کم ایک حل کی پیروی کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی جانی چاہیے۔ اگلے احکامات تک درخواست گزار کو حکم نامے پر عمل درآمد میں قبضے سے نہیں ہٹایا جائے گا۔"
مقدمے کے مختصر حقائق یہ ہیں کہ جواب دہندہ بی بی حلیمان اور دیگران نے مدعا علیہان کی بے دخلی کے لیے 1983 کا حقِ دعویٰ نمبر 8 دائر کیا تھا۔ یہ مقدمہ گردھ میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 2 میں واقع ہولڈنگ نمبر 116 (پرانا)/182 (نیا) سے متعلق ہے۔ مقدمے کا فیصلہ بی بی حلیمان کے حق میں کیا گیا جس کے مطابق مدعا علیہان کو مقدمے کی جائیداد متدعویہ کا قبضہ مدعی کے حوالے کرنا تھا۔ ڈگری دار بی بی حلیمان اور دیگران نے اوپر بتائے گئے احاطے پر قبضہ حاصل کرنے کے لیے 1984 کا مقدمہ نمبر 12 کی عمل درآمدی کی درخواست دائر کی۔ کہا جاتا ہے کہ نذیر کی تاریخ 1 سے 6 تک کی رپورٹ کے مطابق محکوم علیہ نمبر 1 سے 6 نے مقدمے کا احاطہ خالی کر دیا تھا لیکن محکوم علیہ نمبر 7 سیویٹ اللہ بیٹے کحمت اللہ نے قبضہ نہیں دیا تھا اور جب نذیر قبضے کی فراہمی کے لیے گیا تو اسے پتہ چلا کہ محکوم علیہ بستر پر پڑا ہوا ہے اور اس کی دیکھ بھال عمل درآمد والے ڈاکٹروں نے نذیر سے کہا کہ محکوم علیہ دل کا مریض ہے اور اسے مطلع نہیں کیا جانا چاہیے۔ ملکیت کی فراہمی کے وارنٹ کے بارے میں کیونکہ اس سے اس کی حالت پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق محکوم علیہ کے بیٹے نے نذیر کو بتایا کہ جائیداد صوفی آشرم کی ہے جہاں صوفی دھیان کیندر رجسٹریشن نمبر 196 تنزیم صوفیہ صوفی سنت آشرم کے ساتھ قائم کیا گیا ہے، اس لیے قبضہ کی فراہمی متاثر نہیں ہو سکتی۔ محکوم علیہ نمبر 7 نے سکریٹری تنزیم صوفیہ اشوک کمار گپتا کی جانب سے دفعہ 151 سی پی سی کے تحت درخواست دائر کی۔ مذکورہ درخواست متفرق 1994 کے مقدمہ نمبر 1 بحکم مورخہ 14.2.94 کے طور پر رجسٹرڈ تھی۔ ڈگری دار نے عدالت عالیہ کی رانچی بنچ میں 14.2.1994 کے حکم

کے دیوانی نظرثانی نمبر 125/94R کو ترجیح دی۔ 13.9.1994 پر نظر ثانی کی اجازت دی گئی ہے اور 14.2.1992 کے حکم کو عدالت عالیہ نے یہ مشاہدہ کرتے ہوئے خارج کر دیا کہ 3.8.92 اور 12.10.1993 کی تاریخ کی درخواستیں، ایک تیسرے فریق، اعتراض کنندہ کی جانب سے عمل درآمدی کی کارروائی کے مرحلے پر منتقل کی گئیں جب ڈگری دار نے نذیر کی رپورٹ کے باوجود، آرڈر 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت درخواست دائر نہیں کی تھی، جو قبل از وقت تھی۔

اپیل کنندہ نے اسی احاطے کے سلسلے میں ڈگری دار کے خلاف 1993 کا حقِ دعویٰ نمبر 66 بھی دائر کیا جس میں ان کے حق میں حق کا اعلان، قبضے کی تصدیق اور مقدمے کے زیر التواء ہونے کے دوران بے دخل ہونے کی صورت میں، قبضہ کی وصولی کے لیے حکم نامے کی بھی استدعا کی گئی تھی۔ مزید استدعا کی گئی کہ 1983 کے حقِ دعویٰ نمبر 8 میں حاصل کردہ ڈگری کو مدعی، یعنی موجودہ اپیل کنندہ پر پابند نہیں قرار دیا جائے۔ 1984 کے عمل درآمدی کے معاملے نمبر 12 میں، اپیل کنندہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 148 کے تحت ایک انتباہ دائر کیا جس میں یہ استدعا کی گئی کہ اگر حکم 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت کوئی درخواست ڈگری دار کے ذریعے دائر کی جاتی ہے تو اس صورت میں انتباہ کنندہ کو اس طرح کی درخواست پر کوئی حکم منظور کرنے سے پہلے سنا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد ڈگری دار نے قبضہ کی فراہمی کی رٹ جاری کرنے کے لیے 13.3.1995 کی تاریخ کی درخواست دائر کی۔ اپیل کنندہ نے عمل درآمدی والی عدالت سے استدعا کی کہ وہ ڈگری دار کی طرف سے دائر کردہ 13.3.1995 کی مذکورہ استدعا کو بحکم 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت استدعا کے طور پر سمجھیں۔ عمل درآمدی والی عدالت نے بحکم 17.8.2001 کے ذریعے اپیل کنندہ کی استدعا کو مسترد کر دیا کہ اس کی تاریخ کی استدعا کو بحکم 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت ایک درخواست کے طور پر مانا جائے، یہ مشاہدہ کرتے ہوئے کہ اپیل کنندہ کو اعتراض اٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے اور اس کے لیے صرف ایک حل دستیاب ہوگا کہ وہ بحکم 21 قاعدہ 99 سی پی سی کے تحت عمل درآمدی والی عدالت میں جائے اور حکم نامے کے حامل کو قبضہ فراہم کرنے کا حکم دیا۔

اپیل کنندہ نے عمل درآمدی والی عدالت کے ذریعے منظور کیے گئے مذکورہ بالا نوٹ شدہ حکم نامے مورخہ 17.8.2001 کے دیوانی نظر ثانی کو ترجیح دی۔ عدالت عالیہ میں یہ پیش کیا گیا کہ قبضہ میں موجود تیسرا فریق قبضہ کی فراہمی کے لیے حکم 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت ڈگری دار کی طرف سے شروع کی گئی کارروائی میں عذرات دائر کرنے کا حقدار ہے۔ عدالت عالیہ نے نظر ثانی کو یہ مشاہدہ کرتے ہوئے مسترد کر دیا کہ اپیل کنندہ 1983 کے حقِ دعویٰ نمبر 8 میں منظور شدہ حکم کو اس پر پابند نہیں قرار دینے اور زیر بحث جائیداد پر اس کے قبضے وغیرہ کی تصدیق کے لیے پہلے ہی حق کے اعلان کے لیے مقدمہ دائر کر چکا ہے۔ لہذا، یہ اسی راحت کے لیے آرڈر 21 قاعدہ 97 سی پی سی کی دفعات کو استعمال کرنے کا حقدار نہیں تھا۔

جناب سانیال، فاضل وکیل برائے اپیل کنندہ، نے زور دے کر مؤقف اختیار کیا ہے کہ مورخہ 13.03.1995 کو ڈگری دار کی جانب سے عمل درآمدی عدالت میں دائر کردہ قبضہ حوالگی کی درخواست کو، سی پی سی کے آرڈر 21 قاعدہ 97 کے تحت دائر کردہ درخواست تصور کیا جانا چاہیے۔ اور ایسی صورت میں، اپیل کنندہ، جو کہ ایک تیسرے فریق کے طور پر جائیداد پر قابض ہے، عمل درآمدی عدالت کے روبرو اعتراضات داخل کرنے کا مجاز ہوگا، اور ایسے اعتراضات کو قانون کے مطابق فیصلہ کیا جانا لازم

ہوگا۔

آرڈر 21 قاعدہ 97 کا مشاہدہ اپیل کنندہ کی جانب سے اٹھائے گئے تنازعات کی مناسب تعریف میں سہولت فراہم کرے گا۔اس کا متن اس طرح ہے:

.97 غیر منقولہ جائیداد کے قبضے کے خلاف مزاحمت یا رکاوٹ (1) جہاں غیر منقولہ جائیداد کے قبضے کے حکم نامے کے حامل یا حکم نامے پر عمل کرتے ہوئے فروخت کی گئی ایسی کسی جائیداد کے خریدار کی جائیداد پر قبضہ حاصل کرنے والے کسی شخص کی طرف سے مزاحمت یا رکاوٹ پیدا کی جاتی ہے، تو وہ اس طرح کی مزاحمت یا رکاوٹ کی شکایت کرتے ہوئے عدالت میں درخواست دے سکتا ہے۔

(2) جہاں ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کوئی درخواست کی جاتی ہے، عدالت یہاں موجود دفعات کے مطابق درخواست پر فیصلہ سنانے کے لیے آگے بڑھے گی۔

مذکورہ بالا شق ڈگری دار کو یہ حق دیتی ہے کہ وہ اسے عمل درآمدی کی عدالت کے نوٹس میں اس حقیقت کے ساتھ لائے کہ حکم نامے پر عمل درآمد کی جائیداد کے قبضے میں موجود کوئی بھی شخص مزاحمت کر رہا ہے یا اس میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔عمل درآمد کرنے والی عدالت قانون کے مطابق قاعدہ 97 کے ذیلی قاعدہ (1) کے تحت کی گئی درخواست پر فیصلہ کرے گی۔

ہم قاعدہ 99 آرڈر 21 پر بھی غور کر سکتے ہیں۔جو کہ درج ذیل ہے:

.99 حکم نامے کے حامل یا خریدار کی طرف سے قبضہ:-(1) جہاں فیصلے کے مقروض کے علاوہ کسی اور شخص کو ایسی جائیداد کے قبضے کے لیے حکم نامے کے حامل کے ذریعے غیر منقولہ جائیداد سے بے دخل کیا جاتا ہے یا جہاں ایسی جائیداد حکم نامے پر عمل کرتے ہوئے فروخت کی گئی ہے، تو خریدار اس طرح کے قبضے کی شکایت کرتے ہوئے عدالت میں درخواست دے سکتا ہے۔

(2) جہاں ایسی کوئی درخواست کی جاتی ہے، عدالت یہاں موجود دفعات کے مطابق درخواست پر فیصلہ سنانے کے لیے آگے بڑھے گی۔"

مذکورہ بالا توضیع فائدہ اس وقت اٹھایا جانا چاہیے جب قبضہ میں موجود شخص اپنے آزاد حق کا دعوی کرتا ہے، اس صورت میں ایسا تیسرا شخص عمل درآمدی والی عدالت میں بے دخلی کی شکایت کر سکتا ہے۔

آرڈر 21 کے قاعدہ 101 پر غور کرنا بھی مناسب ہوگا، جس کا متن درج ذیل ہے:

.101 طے کیے جانے والے سوال قاعدہ 97 یا قاعدہ 99 کے تحت درخواست پر کارروائی کرنے والے فریقین یا ان کے نمائندوں کے درمیان پیدا ہونے والے اور درخواست کے فیصلے سے متعلق تمام سوالات (بشمول ملکیت میں ملکیت یا مفاد سے متعلق سوالات) کا تعین درخواست سے متعلق عدالت کرے گی، نہ کہ کسی علیحدہ مقدمے کے ذریعے اور اس مقصد کے لیے عدالت، فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون میں اس کے برعکس کسی بھی چیز کے باوجود، ایسے سوالات کا عدالتی فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار رکھتی سمجھی جائے گی۔

ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ ڈگری دار کی طرف سے حاصل کردہ حکم نامے پر مدعا علیہان کی طرف سے عمل درآمد نہیں کیا جا سکا جہاں تک اس کا تعلق مدعا علیہان نمبر 7 سے ہے۔جیسا کہ دیگران کے برعکس ڈگری پر عمل درآمد کیا گیا تھا۔اس طرح ڈگری دار نے قبضہ کی فراہمی کی رٹ جاری کرنے کے لیے ایک درخواست دائر کی، جس کی تاریخ 13.3.95 تھی۔اپیل کنندہ نے درخواست کی کہ اسے آرڈر 21 قاعدہ 97 کے تحت ڈگری دار کی طرف سے درخواست کے طور پر مانا جا سکتا ہے۔ہم محسوس کرتے ہیں کہ 13.3.95 کی تاریخ کی درخواست دراصل آرڈر 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت ایک درخواست ہے۔اگرچہ درخواست میں مذکورہ شق کا خاص طور پر اشارہ نہیں کیا گیا ہے لیکن درخواست کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ کے ذریعے اور اس کے کہنے پر قبضے کی توضیعی میں مزاحمت/رکاوٹ کا واضح طور پر اشارہ کیا گیا ہے۔یہ ذکر کیا گیا ہے کہ تنظیم صوفیہ کا دفتر جو صوفیہ آشرم کے نام سے جانا جاتا ہے، زیر بحث احاطے کے ایک حصے میں چلایا جا رہا ہے۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ اشوک کمار گپتا کو عدالتی مقروض نے سوسائٹی کے سیکرٹری کے طور پر قائم کیا ہے۔مسلح پولیس اور خاتون کانسٹیبل وغیرہ کی مدد سے تمام رکاوٹوں کو دور کر کے قبضہ کی فراہمی کے لیے دعا کی گئی ہے۔اس طرح کی استدعا کا تصور آرڈر 21 قاعدہ 97 سی پی سی کے تحت کیا گیا ہے اور یہ پوزیشن ہونے کے ناطے، یہ ڈگری دار کی طرف سے دائر استدعا پر کوئی حکم منظور کرنے سے پہلے اپیل گزار کو سننے کا حق دیتی ہے۔آرڈر 21 قاعدہ 97 کے تحت 13.3.95 کی تاریخ کی درخواست کو ایک ماننے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے، درحقیقت یہ اس توضیع تحت ایک درخواست ہے۔اپیل کنندہ نے عدالت کو عذرات پیش کرنے کے اپنے ارادے سے آگاہ کرنے کے لیے اضافی احتیاط برتی اور سماعت کی درخواست کی۔ایک بار جب ڈگری دار کی طرف سے 13.3.95 پر درخواست پیش کی گئی تو اپیل کنندہ کو سماعت سے انکار کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔اپیل گزار کے مطابق اس کے پاس اس جائیداد کی ملکیت ہے جو اسے اس کے پیروکاروں میں سے ایک نے تحفے میں دی تھی۔چند ویہی۔

اپیل کنندہ کی جانب سے اٹھائے گئے دلیل کی حمایت میں شری سنیل نے (1998)4 ایس سی سی 543 شری مٹھ اور دیگر بنام راجیش اور دیگران رپورٹ کردہ اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا۔اس معاملے میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ " کوئی بھی شخص" کی اصطلاح میں وہ شخص بھی شامل ہے جو حکم نامے کا پابند نہیں ہے جو عذرات دائر کرنے کا بھی حقدار ہوگا۔آرڈر 21 قاعدہ 97 کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کے لیے اس طرح فراہم کیا گیا ہے، تاکہ ایسے تمام معاملات کا فیصلہ عمل درآمد کے مرحلے پر ہی کیا جا سکے تاکہ عدالت کے حکم تحت آنے والی جائیداد سے بے دخل نہ ہونے کے حق کا دعوی کرنے والے آزاد مقدمے کے طویل طریقہ کار کو کم کیا جا سکے۔ایک اور فیصلہ جس پر انحصار کیا گیا ہے (1997)3 ایس سی سی 694 برہم دیو چودھری بنام رشی کیش پرساد جیسوال اور دیگر میں رپورٹ کیا گیا ہے۔یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ عمل درآمدی عدالت کو پہلے حکم 21 سی پی سی کے قاعدہ (2)97 کے تحت اہلیت پر اعتراض کنندہ کے اعتراض پر فیصلہ سنانا چاہیے۔یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ اس بات پر اصرار نہیں کیا جانا چاہیے کہ قبضہ پہلے حوالے کیا جائے اور بے دخلی کی شکایت پر آرڈر 21 قاعدہ 99 کے تحت درخواست بعد میں منتقل کی جائے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہاتھ میں موجود معاملے میں اپیل کنندہ جائیداد پر اپنے آزاد حق کا دعوی کر رہا ہے اور اس پر اپنی ملکیت کا دعوی کرتا ہے۔آرڈر 21 قاعدہ 101 واضح طور پر فراہم کرتا ہے کہ درخواست کے عدالتی فیصلہ سے متعلق جائیداد میں حق،

حق یا مفاد سے متعلق تمام سوالات، درخواست کے ساتھ نمٹائے جائیں گے نہ کہ کسی علیحدہ مقدمے کے ذریعے۔ لہذا عدالت عالیہ نے اپیل گزار کو سننے سے انکار کرتے ہوئے اس بنیاد پر غلطی کی کہ اس نے پہلے ہی اپنے حق کے اعلان اور اس اعلان کے لیے مقدمہ دائر کر دیا ہے کہ 1983 کے حقِ دعویٰ نمبر 8 میں منظور کیا گیا ڈگری اس پر پابند نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آرڈر 21 قاعدہ 101 سی پی سی کے تحت موجود شق توضیع منظور کرتے وقت عدالت عالیہ کے نوٹس سے بچ گئی ہے۔ ہم یہ بھی مشاہدہ کرنا چاہیں گے کہ عمل درآمدی کی عدالت کی طرف سے اپیل گزار کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے جو استدلال دیا گیا ہے جیسا کہ عدالت عالیہ کے حکم میں اشارہ کیا گیا ہے، کہ اپیل گزار کا حل صرف آرڈر 21 قاعدہ 99 سی پی سی کے تحت درخواست منتقل کرنے سے ہوگا، وہ بھی غلط ہے جیسا کہ برہم دیو چودھری (اوپر) کے معاملے میں ہے۔ یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ اس بات پر اصرار نہیں کیا جانا چاہیے کہ قبضہ پہلے پہنچایا جائے اور اعتراض کرنے والا بعد میں آرڈر 21 قاعدہ 99 سی پی سی کے تحت عدالت کا رخ کر سکتا ہے۔

اوپر بیان کردہ وجوہات کی بناء پر، ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ عمل درآمد کرنے والی عدالت کے ذریعے منظور کردہ فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ ہم مزید فراہم کرتے ہیں کہ عمل درآمد کرنے والی عدالت اپیل گزار کو سماعت کا موقع دینے کے بعد جواب دہندگان کی طرف سے نئے سرے سے دائر کردہ درخواست کو نمٹائے گی۔ انصاف کے مفاد میں یہ مطلوب کہ درخواست کو جلد از جلد نمٹا دیا جائے۔

لاگت آسان ہے۔

کے۔کے۔ٹی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document